إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ — عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

اللّٰہ اکبر

نمبر ٹیلیفون ۹۱

روزنامہ

الفضل

قادیان دار الامان

ایڈیٹر غلام نبی

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

جلد ۲۶ | ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۲ جون سنہ ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۳۲

ہندو مسلم اتحاد اور اختلافِ مذہب

جب حالات اور واقعات اہلِ ہند کو جو خواہ ہندو ہوں۔ یا مسلمان۔ شدت کے ساتھ اپنی غلامی اور بے دست و پائی کا احساس کراتے ہیں۔ تب وہ باہمی جنگ و جدال کو ترک کر کے یہ سوچنے لگ جاتے ہیں۔ کہ غلامی کی زنجیروں کو کاٹنے اور باوقار قوموں کی صف میں کھڑے ہونے کے لئے کیوں نہ وہ متحد ہو کر جدوجہد کریں۔ اور کیوں اپنے اختلافات کو دور کرنے کی کوئی صورت نہ اختیار کریں۔ اس پر ہندو مسلم اتحاد کا غلغلہ بلند ہوتا ہے۔ ہندو مسلمان لیڈر ایک جگہ جمع ہو کر گفتگو کرتے ہیں گلے شکوے ہوتے ہیں۔ اخبارات میں شور مچایا جاتا ہے شرائط پیش کی جاتی ہیں۔ لیکن ان کے منظور ہونے کی نوبت نہیں آتی۔ کہ سارا کھیل بگڑ جاتا ہے۔ اور جگہ جگہ از سرِ نو اس شدت سے فساد اور کشمکش شروع ہو جاتی ہے۔ کہ پہلے سے بھی زیادہ بدمزگی پھیل جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ کچھ عرصہ کیلئے پھر ہندو مسلمان اپنی ذلت و نکبت کو پس پشت ڈال دیتے ہیں:-

کچھ دنوں سے اب پھر ہندو مسلم اتحاد کے لئے کوشش کی جا رہی ہے گاندھی جی۔ اور مسٹر جناح۔ پھر صدر آل انڈیا کانگرس۔ اور مسٹر جناح کی ملاقاتیں ہو چکی ہیں۔ اخبارات میں بہت کچھ لکھا جا رہا ہے۔ لیکن آثار اور قرائن سے جو اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ "ہنوز دِلّی دُور است" اور جوں جوں وقت گزرتا جا رہا ہے۔ حسب معمول زیادہ پیچیدگیاں۔ زیادہ روکاوٹیں اور زیادہ الجھنیں پیدا ہوتی جا رہی ہیں:-

ان حالات میں وہ لوگ جو مذہب کی اصل حقیقت اور غرض سے واقف نہیں۔ کہنے لگے ہیں۔ کہ ہندو مسلمانوں کے سیاسی اتحاد میں سب سے بڑی روک اختلافِ مذہب ہے۔ جب تک اس کے متعلق کوئی انتظام نہ کیا جائے گا۔ اس وقت تک اتحاد ممکن نہیں۔ اور وہ انتظام بالفاظ اخبار "ملاپ" (دیکم جون) یہ ہے کہ

"یا تو تمام ہندو مسلمان۔ یا تمام مسلمان ہندو ہو جائیں۔ یا پھر کوئی ایسا مصالحتی مذہب دریافت کر لیا جائے۔ جسے ہندو بھی قبول کر لیں اور مسلمان بھی"

ان الفاظ پر معمولی غور و فکر کرنے والا انسان بھی فوراً پکار اٹھے گا۔ کہ "نہ نو من تیل ہوگا۔ نہ رادھا ناچیگی" نہ تو یہ ممکن ہے۔ کہ تمام ہندو مسلمان۔ یا تمام مسلمان ہندو ہو جائیں۔ نہ یہ کہ کوئی ایسا مذہب ایجاد کیا جا سکے۔ جسے ہندو بھی قبول کر لیں۔ اور مسلمان بھی۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس قسم کی قیاس آرائی کرنے والے خیالی دنیا میں بستے ہیں۔ اور انہیں اتنا بھی معلوم نہیں۔ کہ کوئی سچا مذہب ایجاد نہیں کیا جاتا۔ بلکہ خدا کی طرف سے نازل کیا جاتا ہے۔ مذہب کے معنی خدا تک پہنچنے کا رستہ ہیں۔ اور یہ رستہ خدا ہی بتا سکتا ہے اور اپنے نبیوں اور رشیوں کے ذریعہ بتاتا آیا ہے۔ حتیٰ کہ مسلمانوں کے نزدیک اس نے کبھی تبدیل نہ ہونے والا اور کامل مذہب اسلام نازل کر دیا۔ ہندو بھی اپنے دھرم کے متعلق یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ وہ پرمیشور کا بتایا ہوا ہے۔ ان حالات میں یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ مسلمان اور ہندو اپنے ان مذاہب کو چھوڑ کر جن کے متعلق وہ یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہ انسانوں کے ایجاد کردہ نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے بیان فرمودہ ہیں۔ کوئی انسانوں کا گھڑا ہوا مذہب قبول کر لیں۔ تا کہ ان میں اتحاد اور یگانگت قائم ہو جائے:-

پھر کوئی مذہب ایجاد کرنا خالہ جی کا گھر نہیں۔ ہندو دھرم کے متعلق تو ہم کچھ نہیں کہتے لیکن اسلام کے متعلق ہم کھلے الفاظ میں کہہ سکتے ہیں۔ کہ ساری دنیا کے دانا اور عقلمند مل کر بھی کوئی ایک بات ایسی ایجاد نہیں کر سکتے۔ جو اسلام کے کسی مسئلہ سے برتر ہو۔ اور عقل و سمجھ رکھنے والے انسان اسلامی مسئلہ پر اسے ترجیح دینے کے لئے تیار ہو سکیں۔ اسلام کے بڑے بڑے معاند ناخنوں تک کا زور لگانے کے باوجود آج تک اس قسم کی کسی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ اور نہ آئندہ کبھی ہو سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں کیا کسی کے وہم و گمان میں بھی آ سکتا ہے۔ کہ مسلمان اسلام ایسے پاکیزہ اور اکمل مذہب کو چھوڑ کر کوئی نو ایجاد مذہب قبول کر لیں گے:-

پھر یہ بھی ممکن نہیں۔ کہ سارے ہندو مسلمان یا سارے مسلمان ہندو ہو جائیں۔ سارے مسلمان چھوڑ کوئی ایک بھی ایسا مسلمان جو اسلامی تعلیم سے واقف ہو۔ ہندو نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہندوؤں کے متعلق بھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ سارے کے سارے قریب کے زمانہ میں یک لخت مسلمان ہو جائینگے۔ یہ اختلاف کچھ نہ کچھ تو چلا ہی جائیگا۔ اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے ہندو مسلم اتحاد کی کوئی اور صورت پیدا کرنی چاہیئے۔ اور وہ یہی ہو سکتی ہے۔ کہ مذہب کے بارے میں ہر ایک کو پوری آزادی ہونی چاہیئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صبر ایک قیمتی جوہر ہے

فرمایا "صبر بڑا جوہر ہے جو شخص صبر کرنے والا ہوتا ہے۔ اور غصے سے بھر کر نہیں بولتا۔ اس کی تقریر اپنی نہیں ہوتی بلکہ خدا اس سے تقریر کراتا ہے جماعت کو چاہیئے کہ صبر سے کام لے۔ اور مخالفین کی سختی پر سختی نہ کرے۔ اور گالیوں کے عوض میں گالی نہ دے۔ جو شخص ہمارا مکذب ہے اس پر لازم نہیں کہ وہ ادب کے ساتھ بولے۔ اس کے نمونے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں بھی بہت پائے جاتے ہیں۔ صبر جیسی کوئی شے نہیں مگر صبر کرنا بڑا مشکل ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کی تائید کرتا ہے۔ جو صبر سے کام لے"

(بدر ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء)

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ½۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت دن میں اچھی رہی۔ خطبہ جمعہ حضور نے خود ارشاد فرمایا۔ لیکن بعد نماز جمعہ کمر کا درد زیادہ ہو گیا۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں:

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں:

آج بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خان عبد المجید خان صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کپور تھلہ کی لڑکی زبیدہ بیگم صاحبہ کا نکاح میاں فیض اللہ صاحب ابن خان صاحب نعمت اللہ خان صاحب جج انسپکٹر کوٹری (سندھ) کے ساتھ دو ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے:

میاں چانن صاحب سکنہ بنگہ ضلع جالندھر جو ۹ نومبر ۱۹۳۷ء کو بمقام ہوشیارپور بعمر ۸۰ سال وفات پا گئے تھے۔ اور بطور امانت مدفون تھے۔ آج بذریعہ ریل گاڑی ان کی نعش قادیان لائی گئی۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے:

آج بعد نماز مغرب مسجد فضل میں مجلس خدام الاحمدیہ کا جلسہ زیر صدارت مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل منعقد ہوا۔ جس میں سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ ملک سعید احمد صاحب اور صاحب صدر نے تقریریں کیں۔ اور نوجوانوں کو مجلس خدام الاحمدیہ کے پروگرام کے مطابق کام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

مسجد احمدیہ سری نگر کشمیر

یہ خبر پڑھ کر احباب خوش ہوں گے۔ کہ جماعت احمدیہ سری نگر کو دس پندرہ سال کی جدوجہد کے بعد حکومت کشمیر نے چار کنال اراضی بر لب سڑک مسجد احمدیہ کے لئے عطا کی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اسے جماعت کے لئے مفید اور بابرکت بنائے: ناظر تعلیم و تربیت

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے۔ کہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت۔ کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے تمام احمدی جماعتیں دعا کرتی رہیں۔ نیز ۹ جون سے ان کا امتحان شروع ہے۔ جو ۱۵ جون تک جاری رہے گا۔ اس میں کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے:

جماعت کا یوں بھی فرض ہے۔ کہ صاحبزادہ صاحب موصوف کے لئے دعائیں کرے۔ لیکن اب جبکہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے تو خصوصیت سے دعائیں کرنی چاہئیں:

مبارکباد

ملک معظم کے یوم پیدائش کی تقریب پر اب کے جو فہرست خطابات شائع ہوئی ہے۔ اس میں خان بہادر دلاور خان صاحب احمدی قائم مقام اسسٹنٹ کمشنر شمال مغربی سرحدی صوبہ کا نام ہے۔ جنہیں او۔بی۔ای کا معزز خطاب دیا گیا ہے۔ ہم اس عزت افزائی پر خان بہادر صاحب موصوف کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے اور دعا کرتے ہیں۔ کہ ان کے لئے یہ اعزاز بابرکت ثابت ہو:

درخواست ہائے دعا

خواجہ محمد صدیق صاحب پلیٹ فارم انسپکٹر ریلوے سٹیشن دہلی اپنے عہدہ پر مستقل ہونے کے لئے محمد شفیع صاحب سیالکوٹ اپنے لڑکے مسعود احمد کی صحت کے لئے۔ عبد الحفیظ صاحب لاہور منشی فاضل کے امتحان میں کامیابی کے لئے عبد الرزاق صاحب ٹنگیری ذریعہ معاش کی تلاش میں کامیابی کے لئے مرزا بشیر احمد صاحب انبالہ چھاؤنی اپنی محکمانہ ترقی اور دینی خدمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے لئے ایم غلام رسول صاحب قانیر اپنے بھتیجے مجید الدین کی صحت کے لئے۔ عبد الرحمن صاحب صدیقی رام پوری اپنی ہمشیرہ اہلیہ سیٹھ معین الدین صاحب کی صحت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں:

حکومت پنجاب سے ایک سوال

گزشتہ پرچہ میں مندرجہ بالا عنوان سے جو مضمون چھپا ہے۔ اس میں ایک فقرہ ایک لفظ غلط لکھے جانے سے بے معنی ہو گیا ہے۔ اصل میں یوں ہے۔ "کچھ عرصہ قبل ایک چھوٹا سا ٹریکٹ بنام بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا دین دو ہرم لکھ کر ثابت کیا تھا۔ کہ وہ اسلامی عقائد کے قائل تھے":

قارُون اور غیر مُبایعین

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

قارون کے بارے میں قرآن مجید نے سورۂ قصص میں مختصر سا ذکر فرمایا ہے۔ لیکن اگر تورات میں اس کا مفصل ذکر پڑھا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ وُہ بھی غیر مبایعین اور خوارج سے کم نہ تھا۔ بالکل اسی قسم کے اعتراض کرتا ہے۔ چونکہ یہ قصہ نہایت درجہ ان پر منطبق ہوتا ہے۔ اس سے اس کا پڑھنا مبایعین کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث ہوگا۔ واضح ہو۔ کہ قارون کا نام توراۃ میں **قورح** ہے۔ اور وہ قصہ یُوں ہے:۔

"قورح بن اضہار بن قہات بن لاوی نے بنی رُوبن میں سے الیاب کے بیٹوں داتن اور ابیرام اور پلت کے بیٹے اُون کے ساتھ مل کر اور آدمیوں کو ساتھ لیا۔ اور وہ اور بنی اسرائیل میں سے ڈھائی سو اور اشخاص جو جماعت کے سردار اور چیدہ اور مشہور آدمی تھے۔ موسٰے کے مقابلہ میں اُٹھے۔ اور وہ مُوسٰے اور ہارون کے خلاف اکٹھے ہو کر ان سے کہنے لگے۔ تمہارے تو بڑے دعوے ہو چلے۔ کیونکہ جماعت کا ایک ایک آدمی مقدس ہے۔ اور خداوند ان کے بیچ رہتا ہے۔ سو تم اپنے آپ کو خداوند کی جماعت سے بڑا کیونکر ٹھیراتے ہو؟ موسٰے یہ سُنکر منہ کے بل گرا۔ پھر اس نے قورح اور اس کے کُل فریق سے کہا۔ کہ کل صبح خداوند دکھا دے گا۔ کہ کون اس کا ہے۔ اور کون مقدس ہے۔ اور وُہ اسی کو اپنے نزدیک آنے دیگا۔ کیونکہ جسے وُہ خود چُنے گا۔ اُسے وُہ اپنی قربت بھی دے گا۔ سو اے قورح اور اس کے فریق کے لوگو! تم یوں کرو۔ کہ اپنا اپنا بخور دان لو۔ اور ان میں آگ بھرو۔ اور خداوند کے حضور کل ان میں بخور جلاؤ۔ تب جس شخص کو خداوند چن لے وُہی مقدس ٹھہرے گا۔ اے لاوی کے بیٹو۔ بڑے بڑے دعوے تو تمہارے ہیں۔ پھر موسٰے نے قورح کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ اے بنی لاوی سُنو! کیا یہ تم کو چھوٹی بات دکھائی دیتی ہے۔ کہ اسرائیل کے خدا نے تم کو بنی اسرائیل کی جماعت میں چنکر الگ کیا۔ تاکہ تم کو وُہ اپنی قربت بخشے۔ اور تم خداوند کے مسکن کی خدمت کرو۔ اور جماعت کے آگے کھڑے ہو کر اس کی بھی خدمت بجا لاؤ۔ اور تجھے۔ اور تیرے سب بھائیوں کو جو بنی لاوی ہیں۔ اپنے نزدیک آنے دیا سو کیا اب تم کہانت کو بھی چاہتے ہو؟ اسی لئے تو اور تیرے فریق کے لوگ یہ سب کے سب خداوند کے خلاف اکٹھے ہوئے ہیں۔ اور ہارون کون ہے۔ جو تم اس کی شکایت کرتے ہو۔ پھر موسٰے نے داتن اور ابیرام کو جو الیاب کے بیٹے تھے۔ بُلوا بھیجا۔ انہوں نے کہا۔ ہم نہیں آتے۔ کیا یہ چھوٹی بات ہے۔ کہ تو ہم کو ایک ایسے ملک سے جس میں دودھ اور شہد بہتا ہے۔ نکال لایا ہے۔ کہ ہم کو بیابان میں ہلاک کرے۔ اور اس پر بھی یہ طرہ ہے۔ کہ اب تو سردار بن کر ہم پر حکومت جتاتا ہے۔ ماسوا اس کے تو نے ہم کو اس ملک میں بھی نہیں پہونچایا۔ جہاں دودھ اور شہد بہتا ہے۔ اور نہ ہم کو کھیتوں اور تاکستانوں کا وارث بنایا۔ کیا تو ان لوگوں کی آنکھیں نکال ڈالے گا؟ ہم تو نہیں آنے کے۔ تب موسٰے نہایت طیش میں آکر خداوند سے کہنے لگا۔ تو ان کے ہدیہ کی طرف توجہ مت کر۔ میں نے ان سے ایک گدھا بھی نہیں لیا نہ ان میں سے کسی کو کوئی نقصان پہونچایا ہے۔ پھر موسٰے نے قورح سے کہا۔ کل تو اپنے سارے فریق کے لوگوں کو لے کر خداوند کے آگے حاضر ہو۔ تو بھی ہو۔ اور وُہ بھی ہوں۔ اور ہارون بھی ہو۔ اور تم میں سے ہر شخص اپنا بخور دان لے کر اس میں بخور ڈالے اور تم اپنے اپنے بخور دانوں کو جو شمار میں ڈھائی سو ہوں گے۔ خداوند کے حضور لاؤ۔ اور تو بھی اپنا بخور دان لانا۔ اور ہارون بھی لائے۔ سو انہوں نے اپنا اپنا بخور دان لے کر اور ان میں آگ رکھ کر اس پر بخور ڈالا۔ اور خیمۂ اجتماع کے دروازہ پر موسٰے اور ہارون کے ساتھ آکر کھڑے ہوئے اور قورح نے ساری جماعت کو ان کے خلاف خیمۂ اجتماع کے دروازہ پر جمع کر لیا تھا۔ تب خداوند کا جلال ساری جماعت کے سامنے نمایاں ہوا:۔

اور خداوند نے موسٰے اور ہارون سے کہا۔ کہ تم اپنے آپ کو اس جماعت سے بالکل الگ کر لو۔ تاکہ میں ان کو ایک پل میں بھسم کر دوں تب وُہ مونہہ کے بل گر کر کہنے لگے اے خدا! سارے بشر کی روحوں کے خدا۔ کیا ایک آدمی کے گناہ کے سبب سے تیرا قہر ساری جماعت پر ہوگا۔ تب خداوند نے موسٰے سے کہا۔ تُو جماعت سے کہہ۔ کہ تم قورح۔ اور داتن اور ابیرام کے خیموں کے آس پاس سے دُور ہٹ جاؤ۔ اور موسٰے اٹھ کر داتن اور ابیرام کی طرف گیا۔ اور بنی اسرائیل کے بزرگ اس کے پیچھے پیچھے گئے۔ اور اس نے جماعت سے کہا۔ ان شریر آدمیوں کے خیموں سے نکل جاؤ۔ اور ان کی کسی چیز کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ تا نہ ہو کہ تم بھی ان کے سارے گناہوں کے سبب سے نیست ہو جاؤ۔ سو وُہ لوگ قورح۔ اور داتن اور ابیرام کے خیموں کے آس پاس سے دُور ہٹ گئے۔ اور داتن اور ابیرام اپنی بیویوں۔ اور بیٹوں۔ اور بال بچوں سمیت نکل کر اپنے خیموں کے دروازوں پر کھڑے ہوئے۔ تب موسٰے نے کہا۔ اس سے تم جان لوگے کہ خداوند نے مجھے بھیجا ہے۔ کہ یہ سب کام کروں۔ کیونکہ میں نے اپنی مرضی سے کچھ نہیں کیا۔ اگر یہ آدمی ویسی ہی موت سے مریں۔ جو سب لوگوں کو آتی ہے۔ یا ان پر ویسے ہی حادثے گزریں۔ جو سب پر گزرتے ہیں۔ تو میں خداوند کا بھیجا ہوا نہیں ہوں۔ پر اگر خداوند کوئی نیا کرشمہ دکھائے۔ اور زمین اپنا مونہہ کھول دے اور ان کو ان کے گھر بار سمیت نگل جائے۔ اور یہ جیتے جی پاتال میں سما جائیں۔ تو تم جاننا۔ کہ ان لوگوں نے خداوند کی تحقیر کی ہے۔ اس نے یہ باتیں ختم کی ہی تھیں۔ کہ زمین ان کے پاؤں تلے پھٹ گئی۔ اور زمین نے اپنا مونہہ کھول دیا۔ اور ان کو اور ان کے گھر بار کو اور قورح کے ہاں کے سب آدمیوں کو اور ان کے سارے مال و اسباب کو نگل گئی۔ سو وہ اور ان کا سارا گھر بار جیتے جی پاتال میں سما گئے اور زمین ان کے اوپر برابر ہو گئی اور وُہ جماعت میں سے نابود ہو گئے"

(گنتی باب ۱۶)

یہاں موٹی موٹی مماثلت حسب ذیل باتوں میں ہے:۔

(۱) قارون کے ساتھ بھی چیدہ آدمیوں کی ایک جماعت تھی:۔

(۲) ان میں صدر انجمن کے ممبر اور اہل الرائے تھے۔ یعنی سردار اور چیدہ اور مشہور آدمی:۔

(۳) وُہ کہتا تھا۔ کہ ہم میں سے ہر ایک مقدس ہے:۔

(۴) موسٰے ہم سے بڑا کیوں بنتا ہے؟

(۵) وُہ بڑا بول بولتا ہے:۔

(۶) موسٰے نے مباہلہ کے لئے ان کو بُلایا۔ یہاں بھی خلافت پر مباہلہ کے لئے بُلایا جاتا ہے:۔

(۷) کیا تم اب کہانت بھی چاہتے ہو یعنے خلافت۔

(۸) اب تو سردار بن کر ہم پر حکومت جتاتا ہے۔ یعنی تو نے ایک نظام جبری حکومت کا قائم کر رکھا ہے۔

(۹) تو نے ہم کو موعودہ ملک میں نہیں پہونچایا۔ یعنی تبلیغ رک گئی ہے اور حضرت مسیح موعود کے وعدے تیری ذات سے پورے نہیں ہوئے نہ تو نے کوئی روحانیت ہم کو دی۔

(۱۰) موسےٰ نے کہا کہ میں نے کبھی ان کو تکلیف نہیں دی۔ اور نہ ان سے کوئی مال وصول کیا ہے یہی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کہتے ہیں۔ بلکہ ان کے تو بعض لوگوں پر ذاتی احسان ہیں۔

(۱۱) خلافت کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ سب برابر ہیں۔

(۱۲) "جسے وہ خود چنے گا" کے الفاظ خلافت کی صداقت اور خدائی انتخاب پر دلیل ہیں۔

(۱۳) انہوں نے کہا ہم نہیں آتے یہ لوگ بھی صحیح طریق فیصلہ پر نہیں آتے اور حضرت مسیح موعودؑ کا ایک رویا ہے۔ کہ میں بعض لوگوں کو کہتا ہوں۔ کہ آؤ خدا کی باتیں سنو مگر وہ نہیں آتے۔

(۱۴) نیز واضح ہے کہ ایک حصہ جماعت کے ارتداد سے ساری جماعت خراب شمار نہیں ہو سکتی۔

(۱۵) موسےٰ علیہ السلام نے مباہلہ کیا اور خارق عادت عذاب کی پیشگوئی کی جو اپنے وقت پر پوری ہوئی۔ ان لوگوں کے لئے بھی یہ ہوا کہ آسمان سے بے تعلق ہو کر بالکل زمینی بن گئے اور زمین میں سما گئے۔

(۱۶) یہ لوگ بھی بنی اسرائیل کی جماعت میں شامل تھے باہر کے نہ تھے۔ (ان قارون کان من قوم موسیٰ فبغیٰ علیھم) اسی طرح یہ بھی احمدی کہلاتے ہیں۔ غرض کتاب مقدس کے اس حصہ کو غور سے پڑھا جائے تو معلوم ہو گا۔ کہ ایک سین ہمارے سامنے دوبارہ کئی ہزار سال کے بعد دنیا کی سٹیج پر دہرایا۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہتک کرنے کا سراسر جھوٹا الزام

معترض کی طرف سے حوالجات میں شرمناک تحریف

مخالفین کا افسوسناک طرز

احمدیت کے مقابلہ پر اب اس کے معاندین معقول اور منقولی طریق سے عاجز آ کر محض پرانے اور فرسودہ اعتراضات دوہراتے رہتے ہیں۔ اور جس طرح مخالفین اسلام اسلام کی کامل اور اعلیٰ تعلیم پر اعتراض کرتے ہوئے اس کی بعض ادھوری اور نامکمل عبارتیں پیش کر کے مغالطہ دہی کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح آج معاندین احمدیت کا یہ طریق اور شیوہ ہے۔ کہ وہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا آپ کے خلفاء کے کلام سے بعض نامکمل حوالجات اور ادھوری عبارتیں پیش کر کے حق پوشی کا ثبوت دیتے ہیں:

خالد وزیر آبادی کی کتاب

حال میں خالد وزیر آبادی کی طرف سے ایک کتاب "تصویر مرزا" کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ جس میں اصل عبارتوں میں کتر و بیونت کر کے احمدیت کے خلاف زہر اگلا گیا ہے۔ اور گو کتاب کے شروع میں بعض احراری لیڈروں کی تقریظات شامل کر کے اس امر کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ یہ کتاب لاجواب ہے۔ اور احمدیت کے لئے سخت ضرر رساں اور نقصان دہ۔ مگر اس کے مطالعہ سے یہ حقیقت ایک سراب سے زیادہ نظر نہیں آتی۔ وہی پرانے اور فرسودہ اعتراضات جن کا بارہا جواب دیا جا چکا ہے۔ عبارتوں میں قطع و برید اور ان کے نتائج کو غلط طور پر پیش کرنا۔ اور احمدیت کے خلاف بغض اور عداوت کی وجہ سے نہایت ہی نامناسب الفاظ میں ذکر کرنا اس کی شہادت جہاں کتاب کے مطالعہ سے ملتی ہے۔ وہاں مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی تقریظ کے ان الفاظ سے بھی ظاہر ہے۔ کہ "ہاں اتنی اصلاح کی ضرورت ہے۔ کہ دامن متانت ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔" بہر حال معترض کی سخت کلامی اور اس کے نامناسب اور تمسخرانہ رویہ سے گریز کرتے ہوئے اس کے ان الزامات کا جواب دیا جاتا ہے۔ جو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نامکمل عبارتیں پیش کر کے لگائے ہیں۔ اور عوام کو ان سے دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے

توہین مسیح ناصری کا غلط الزام

ایک بڑا وزنی مگر سراسر غلط اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ کیا گیا ہے۔ کہ آپ نے نعوذ باللہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی توہین کی ہے چنانچہ "جناب مسیح علیہ السلام کے حق میں گستاخیاں" کے عنوان سے غلط الزام لگا کر اپنی متانت اور تہذیب کا نمونہ دکھاتے ہوئے لکھا ہے۔ "شریعت اسلامیہ میں وہ شقی القلب مردود ازلی ہے۔ جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے۔ اور چہ جائیکہ دریدہ دہنی اور وہ بھی بدلگامی سے۔"

معترض نے اپنے اس دعوے کے اثبات میں اخبار الحکم ۱۹۰۲ء میں سے چند حوالجات نقل کئے ہیں۔ چونکہ پرانے اخبارات کا ملنا ایک مشکل امر ہے۔ اس لئے کتاب کے حوالجات سے انہیں ترجیح دی گئی ہے۔ اور پھر ان کے نقل کرنے میں اس قسم کی تحریف کی گئی ہے کہ الامان۔ یحرفون الکلم عن مواضعہ کا پورا پورا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے۔ اور اس طرح خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک ثبوت بہم پہونچا دیا ہے۔

ان حوالجات کے نقل کرنے میں بہت بڑی تحریف یہ کی گئی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو عبارتیں انجیلی تعلیم اور عیسائیوں کے مسلمات کی بناء پر تحریر فرمائی ہیں۔ انہیں اس رنگ میں درج کیا گیا ہے۔ کہ گویا وہ حضرت اقدس کی اپنی تحریر اور اپنا خیال ہے۔ اور پھر سیاق و سباق کو چھوڑ کر درمیان سے عبارت قطع و برید کر کے عوام کے دل میں یہ امر راسخ کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ ان میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی توہین کی گئی ہے۔

ان حوالجات کی اصل حقیقت ظاہر کرنے سے پیشتر یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ وہ شخص جو اپنے آپ کو مثیل مسیح قرار دے جو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے ساتھ اپنی شباہتیں بیان کرے۔ وہ خدا کا برگزیدہ انسان جس کے الہامات میں یہ امر آچکا ہو کہ تو مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہو کر آیا ہے۔ کونسا عقلمند انسان یہ باور کر سکتا ہے۔ کہ اس نے حضرت مسیح ناصری کی توہین کی ہو گی۔ عقلاً اور قیاساً یہ بات محال ہے کہ ایک انسان کی مماثلت اور شباہت کا دعویٰ کیا جائے۔ اور خود ہی اسکی مذمت اور توہین بھی کی جائے۔ کیونکہ اگر ایسا ہو تو اسکا یہ مطلب ہو گا۔ کہ صرف دوسرے کی توہین ہی نہیں۔ بلکہ مماثلت کی وجہ سے خود اپنی توہین بھی کی گئی ہے۔ پس اس غلط الزام کے لگانے یا سننے سے پہلے خدارا اس امر کو سوچو کہ ایسی حالت میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مسیح ناصری کی مماثلت اور شباہت کا دعوے کر رہے ہیں۔ وہ انکی توہین کسطرح کر سکتے ہیں۔ انکی توہین کرنا تو اپنی توہین کرنیکے مترادف ہے۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں

"موسیٰ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا۔ اور محمدی سلسلہ میں میں مسیح موعود ہوں۔ سو میں اس کی عزت کرتا ہوں جس کا ہمنام ہوں اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا۔" کشتی نوح صلا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی راستبازی کا اقرار

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی متعدد تصانیف اور تقاریر میں اس بات کی وضاحت فرما دی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالےٰ کے مقدس اور راستباز نبی تھے اور ان کی نبوت اور پاکیزگی پر ایمان لانا فرض ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ معترضین جن کی نیت ہی حق کوشی کی ہوتی ہے۔ ان واضح عبارتوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"ہم اس بات کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کا سچا اور پاک اور راستباز نبی مانیں اور ان کی نبوت پر ایمان لائیں۔ سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے۔ جو ان کی شانِ بزرگ کے برخلاف ہو۔ اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکہ کھانے والا اور جھوٹا ہے۔"

(ایام الصلح ٹائیٹل صلا)

۲۔ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا نہیں۔ وہ صرف ایک نبی ہیں۔ ایک ذرہ اس سے زیادہ نہیں ہیں۔ اور بخدا میں وہ سچی محبت اس سے رکھتا ہوں جو تمہیں ہرگز نہیں ہے۔ اور جس نور کے ساتھ میں اسے شناخت کرتا ہوں تم ہرگز اسے شناخت نہیں کر سکتے۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ وہ خدا کا پیارا اور برگزیدہ نبی تھا۔ اور ان میں سے تھا جن پر خدا کا ایک خاص فضل نازل ہوتا ہے۔ اور جو خدا کے ہاتھ سے پاک کئے جاتے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی اشتہار دعوت الحق صلا)

(۳) ہمارا عقیدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نہایت نیک عقیدہ ہے۔ اور ہم دل سے یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے سچے نبی اور اس کے پیارے تھے۔"

(نور القرآن حصہ دوم ٹائیٹل)

(۴) "چونکہ قرآن کریم نے حضرت مسیح علیہ السلام کی نبوت کی تصدیق کر دی ہے اس لئے ہم بہرحال حضرت مسیح کو سچا نبی کہتے اور مانتے ہیں۔ اور ان کی نبوت سے انکار کرنا کفر صریح قرار دیتے ہیں۔"

(ضیاء الحق صلا)

(۵) ہم لوگ جس حالت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کا سچا نبی اور نیک اور راستباز مانتے ہیں تو پھر کیونکر ہمارے قلم سے ان کی شان میں سخت الفاظ نکل سکتے ہیں۔"

(کتاب البریہ ص۹۳)

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو توہین مسیح علیہ السلام کا الزام لگایا جاتا ہے۔ وہ سراسر افتراء اور بہتان ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے مامور کے انکار کا نتیجہ ہے۔

معترض کی طرف سے تحریف

اب میں معترض کے اعتراض کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہوں۔ جس سے خود بخود معلوم ہو جائے گا۔ کہ کس طرح اصل مفہوم اور عبارت کو بگاڑا گیا۔ اور اس میں تحریف کی گئی ہے۔ تاکہ عوام کے جذبات میں ایک اشتعال پیدا کر کے انہیں صداقت کے قبول کرنے سے باز رکھا جائے۔ اور یہ وہ طریق ہے جس پر تمام انبیاء کے منکرین گامزن ہوتے چلے آئے ہیں۔

اس ضمن میں پانچ حوالجات درج کئے گئے ہیں۔ جن میں سے تین اخبار الحکم ۲۴ رجولائی ۱۹۰۲ء سے لئے گئے ہیں۔ اور دو حوالے اخبار الحکم ۱۷ رجولائی اور ۱۷ را کتوبر ۱۹۰۲ء کے ہیں۔

اول الذکر حوالجات حسب ذیل ہیں۔

(۱) "جس شخص کے نمونہ کو دیکھکر پرہیزگاری میں لوگوں نے ترقی کرنا تھا وہی شراب کا مرتکب ہوا۔ پھر ان بیجا حرکات میں اوروں کا کیا گناہ ہے جس حالت میں مسیحی لوگ یقیناً جانتے ہیں۔ کہ ہمارا رہبر اور ہادی شراب پینے کا شائق تھا۔ بلکہ عشاء ربانی سے اس نے شراب خوری کو دین کی جزو ٹھہرا دیا تو اس صورت میں کسی دوسرے کی تقریر سے ان پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔"

(۲) "میرے نزدیک اس شخص سے بڑھکر کوئی خطرناک حالت میں نہیں ہے جو ایک طرف تو شراب پیتا ہے۔ جو شہوتوں کو ابھارتی ہے۔ اور جوش دیتی ہے۔ اور دوسری طرف اس کی کوئی بیوی نہیں ہے جس سے وہ ان متحرک شدہ شہوتوں کو محل پر استعمال کر سکے۔"

"میں نے خوب غور کر کے دیکھا ہے اور جہاں تک فکر کام کرتی ہے۔ خوب سوچا ہے۔ میرے نزدیک جبکہ شراب سے پرہیز رکھنے والا نہیں تھا۔ اور کوئی اس کی بیوی بھی نہ تھی۔ تو گو میں جانتا ہوں۔ کہ خدا نے اس کو بُرے کام سے بچایا۔ لیکن میں کیا کروں میرا تجربہ اس بات کو نہیں مانتا۔ کہ وہ عصمت میں ایسا کامل ہو سکے۔ کہ وہ دوسرا شخص جو کہ نہ شراب پیتا ہے۔ اور نہ حلال وجہ کی عورتوں سے کچھ کمی ہے۔"

قارئین اگر اصل عبارت کو ملاحظہ فرمالیں۔ جہاں سے ایک مضمون کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اعتراض کرنے کی غرض سے یہ عبارت درج کی گئی ہے۔ تو انپر فوراً حقیقت امر کھل جائے اور اچھی طرح سے جان لیں کہ عبارت کے اندراج میں کس طرح خیانت سے کام لیا گیا ہے۔

الزامی جواب

حقیقت الامر یہ ہے کہ عیسائی پادری اسلام کو مٹانے کے ارادہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نہایت ہی ناپاک اور گندے الزامات لگا کر حضور اقدس کی ذات کو بدنام کرتے تھے۔ اور مسلمانوں کے دلوں سے حضور کی عزت اور وقار کو مٹانا چاہتے تھے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شادیاں کی ہیں۔ انپر اعتراض کرتے ہوئے آپ کی عصمت اور پاکیزہ زندگی کے متعلق پادری بہت دریدہ دہنی سے کام لیتے تھے۔ اور دوسری طرف حضرت مسیح علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل قرار دیتے تھے۔ اور آپ کی شادی نہونے کو آپ کی عصمت کی دلیل دیتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب ان ناپاک اتہامات کو سنا تو آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بے انتہا محبت و عشق کی وجہ سے ان کا جواب دئے بغیر نہ رہ سکے۔

اور چونکہ عیسائیت کی تعلیم میں شراب کو حرام قرار نہیں دیا گیا۔ بلکہ انجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام کا شراب بنانے کا معجزہ درج ہے۔ اس لئے جب پادریوں کی طرف سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی پر اتہامات لگائے گئے اور انہوں نے حضور علیہ السلام کے متعلق وہ وہ ناپاک الفاظ استعمال کئے جن کے پڑھنے اور سننے سے ایک سچا مسلمان لرزہ براندام ہو جاتا ہے۔ تو خود انہیں کے مسلمات اور انجیل کی رو سے انہیں بعض الزامی جواب بھی دئے گئے۔ کہ تمہارے عقیدہ کی رو سے تمہارے مسیح شراب کو استعمال کرتے تھے اور اس سے کوئی پرہیز نہ تھا۔ تو ایسی صورت میں جبکہ انہوں نے شادی بھی نہیں کی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ زیادہ باعصمت نہیں ہو سکتے۔ جو شراب کو بھی حرام سمجھتے تھے اور آپ نے شادیاں بھی کیں۔ چنانچہ گو معترض نے عبارت کو نامکمل ہی درج کیا ہے مگر حوالہ ۲ کے آخری حصہ سے یہ بات صاف ظاہر ہے۔ کہ

"گو میں جانتا ہوں کہ خدا نے اس کو بُرے کام سے بچایا۔ لیکن میں کیا کروں میرا تجربہ اس بات کو نہیں مانتا کہ وہ عصمت میں ایسا کامل ہو سکے۔ کہ وہ دوسرا شخص جو کہ نہ شراب پیتا ہے اور نہ حلال وجہ کی عورتوں سے اس کو کچھ کمی ہے۔"

ظاہر ہے کہ یہاں پر عیسائیوں کے اعتراض کی وجہ سے حضرت مسیح علیہ السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عصمت سے مقابلہ کیا جا رہا ہے۔ اور عیسائیوں کے اعتراض کو رد کرتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح علیہ السلام

سے زیادہ کامل اور باعصمت تھے۔ ایسا ہی حوالہ نمبر ۱ کا فقرہ "جس حالت میں مسیحی لوگ یقیناً جانتے ہیں۔ کہ ہمارا رہبر اور ہادی شراب پینے کا شائق تھا۔ بلکہ عشاءِ ربانی سے اس نے شراب خوری کو دین کی جزو ٹھہرایا" اس سے صاف ثابت ہے کہ یہاں پر مسیحی لوگوں کا عقیدہ بتایا جا رہا ہے۔ نہ کہ اپنی طرف سے کوئی الزام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جس مضمون سے یہ عبارت اخذ کر کے اعتراض کیا گیا ہے۔ اس کا عنوان ہی یہ ہے۔ **"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مسیح کی نسبت معصومیت میں اعلیٰ اور اکمل ہونا"** اور حوالہ ۳ کی پہلی عبارت جسے عمداً حذف کر دیا گیا ہے۔ حسب ذیل ہے "میں اپنے سچے دل سے اپنے سید و مولیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بمقابل حضرت مسیح کے بہت پیار سے دیکھتا ہوں۔ اور معصومیت کے اعلیٰ اور اکمل مقام پر پاتا ہوں۔ کیونکہ محسن حقیقی نے جو پرہیزگاری کے اسباب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطاء کئے وہ حضرت مسیح کو عطا نہیں کئے ہیں الخ"

اس عبارت سے تمام اعتراض کی قلعی کھل جاتی ہے۔ کہ یہاں پر حضرت مسیح علیہ السلام پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا رہا بلکہ آپ کے مقابل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ثابت کی جا رہی ہے۔ اور اس امر سے کون مسلمان انکار کر سکتا ہے۔

اس کے علاوہ اخبار الحکم ۱۷ اکتوبر و ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء میں سے دو عبارتیں نقل کی ہیں۔ (۱) یورپ کے لوگوں کو جسقدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔ اس کا سبب تو یہ تھا۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے"۔ (۲) عیسائی قوم میں شراب نے بڑی بڑی خرابیاں پیدا کیں اور بڑی بڑی مجرمانہ حرکات ظہور میں آئی ہیں۔ لیکن ان تمام گناہوں کا منبع اور مبدأ مسیح کی تعلیم اور مسیح کے اپنے حالات ہیں"۔

حوالجات میں کتر و بیونت

ان عبارتوں میں بھی کتر و بیونت کر کے اپنی دیانت داری کا ثبوت دیا ہے۔ پہلے حوالہ کی پوری عبارت یہ ہے۔ "یورپ کے لوگوں کو جسقدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔ اس کا سبب تو یہ تھا۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ مگر اے مسلمانو۔ تمہارے نبی علیہ السلام تو ہر ایک نشہ سے پاک تھے۔ جیسا کہ وہ فی الحقیقت معصوم ہیں۔ سو تم مسلمان کہلا کر کس کی پیروی کرتے ہو۔ قرآن انجیل کی طرح شراب کو حلال نہیں ٹھہراتا پھر تم کس دستاویز سے شراب کو حلال ٹھہراتے ہو۔ کیا مرنا نہیں ہے"۔ (الحکم ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء حاشیہ) اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ یہاں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل معصومیت اور قرآن مجید کی تعلیم کی انجیل کی تعلیم پر فضیلت بیان کی گئی ہے۔

ایسا ہی دوسرا حوالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مضمون "توحید اور تثلیث" سے لیا گیا ہے۔ ایک جگہ سے صرف چند سطور سیاق و سباق کو اڑا کر نقل کر دی گئی ہیں۔ اس مضمون میں اسلام اور عیسائیت کی تعلیم کا مقابلہ کر کے اسلام کی فضیلت کو ظاہر کیا گیا ہے۔ اور عیسائیت کی تعلیم میں ایک نقص یہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس میں شراب جیسی مکروہ چیز کو حلال قرار دیا گیا ہے۔ اور اس میں آپ نے اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہی۔ بلکہ عیسائیوں کے مسلمات سے اس کا ثبوت دیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں "انجیل سے بھی ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح تمام عمر اس (شراب) کے مرتکب رہے اسی وجہ سے عیسائیوں کی عشاء ربانی کی بھی یہ ایک جزء ہے۔ اور انجیل میں حضرت مسیح اقرار کرتے ہیں۔ کہ یوحنا شراب نہیں پیتا تھا۔ مگر اپنی نسبت مبالغہ سے کھاؤ پیو کا لفظ استعمال کیا ہے۔ غرض اس میں کسی کو بھی کلام نہیں۔ کہ یسوع مسیح شراب پیا کرتا تھا۔ چنانچہ اخبار ایپی فنی ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۰۱ء میں بھی جو ایک مشہور پادریوں کا پرچہ انگریزی زبان میں کلکتہ سے نکلتا ہے۔ یہ عبارت ہے "مسیح گوشت بھی کھاتا تھا اور شراب بھی پیتا تھا"

پھر اسی مضمون کے تسلسل میں آپ فرماتے ہیں "پس اس جگہ ان لوگوں کو غور کرنا چاہیئے۔ جو خواہ مخواہ انجیلی تعلیم پر فخر کرتے اور اخلاقی خزانہ کی اسکو کنجی سمجھتے ہیں۔ ہم سچ سچ کہتے ہیں۔ کہ انجیلی تعلیم نے شراب کو حلال اور مباح کر کے اخلاقی حالات کو بڑا نقصان پہنچایا ہے"۔ (اخبار الحکم ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء)

ان عبارتوں سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ لکھا ہے وہ خود عیسائیوں کے مسلمات اور انجیل کی تعلیم میں سے لیا ہے۔ اور یہ بھی اسوقت جب کہ پادریوں نے ناحق طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی پر گندے اتہامات لگائے اور اسلام کی تعلیم کو ناقص ٹھہرایا۔ ان کے اعتراضوں کے رد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعض الزامی جواب خود عیسائیوں کے مسلمات سے پیش کئے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں "ہم نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ اناجیل سے بطور الزامی جواب کے لکھا ہے۔ ورنہ ہم حضرت مسیح کی عزت کرتے ہیں۔ اور یقین رکھتے ہیں۔ کہ آنجناب متقی اور معزز انبیاء میں سے تھے۔ (البلاغ عربی ص ۷۹)

پس قارئین کرام خود حق و انصاف کی نگاہ سے دیکھیں اور فیصلہ کریں۔ کہ کیا ان عبارتوں میں حضرت مسیح علیہ السلام کی کوئی توہین کی گئی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا مذہب اور عقیدہ ابتدائے مضمون میں بیان کیا جا چکا ہے۔ معترض نے سب عبارتیں تحریف کر کے اور اصل مفہوم کو بگاڑ کر پیش کی ہیں۔ ورنہ ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل معصومیت۔ اور آپ کی حضرت مسیح علیہ السلام پر فضیلت کو بیان کیا گیا ہے۔ اور اس سے کون مسلمان انکار کر سکتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جملہ انبیاء سے معصوم اور افضل تھے۔ ان پر اعتراض کرنا عیسائیوں کی مدد کرنا اور حضرت مسیح علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل اور زیادہ معصوم قرار دینا ہے۔ اللہ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب اور انکار نے ان لوگوں کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا ہے۔

ہمہ عیسائیاں را از مقالِ خود مدد دادند
دلیری ہا پدید آمد پرستارانِ میت را

خاکسار:۔ ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل قادیان

انڈین سول سروس میں داخلہ

یہ امر واقفیتِ عامہ کیلئے مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ انڈین سول سروس میں داخلہ کیلئے مقابلہ کا امتحان دہلی میں ۴ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء سے ان قواعد و ہدایات کے مطابق شروع ہوگا جو کہ گورنمنٹ آف انڈیا ہوم ڈیپارٹمنٹ کے اشتہار نمبری ۳۴۳/۳۸ ای ایس ٹی ایس مورخہ ۱۹ مئی سنہ ۱۹۳۸ء کے ساتھ شائع کئے گئے ہیں۔ جتنے امیدوار اس امتحان میں منتخب کئے جائیں گے۔ ان کے متعلق بعد کو اعلان کیا جائے گا۔

(۲) جو امیدوار امتحان میں داخل ہونا چاہیں۔ ان کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جس ضلع میں وہ سکونت رکھتے ہوں۔ اس کے ڈپٹی کمشنر صاحب کی خدمت میں درخواستیں پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۳۸ء ہے

(۳) قواعد اور درخواست وانتخاب کے فارم اور امیدواروں کے طبی معائنہ کے متعلق قواعد و ضوابط کی نقول مندرجہ ذیل دفاتر سے مل سکتی ہیں۔

(۱) پنجاب سول سیکرٹریٹ لاہور۔ (۲) محکمہ اطلاعات پنجاب لاہور۔ (۳) صاحب رجسٹرار ...

احمدیہ انجمنوں کے جدید عہدہ داروں کی منظوری

مندرجہ ذیل انجمنوں کے لئے حسب ذیل عہدہ دار تاریخ اشاعت اعلان ہذا سے ۳۰/اپریل ۱۹۴۱ء تک تین سال کے لئے منظور کئے جاتے ہیں۔ سابقہ عہدہ داروں کو چاہیئے۔ کہ فوراً مکمل ریکارڈ کے ساتھ ان کو اپنے اپنے کام کا چارج دیدیں اگر کسی انجمن کے منتخب شدہ عہدہ دار کا نام فہرست ہذا میں شائع نہیں ہوا۔ تو اُسے متعلقہ دفتر سے اس کے متعلق کسی اطلاع کا منتظر رہنا چاہیئے۔ اور جب تک متعلقہ دفتر سے کوئی اطلاع نہ آئے۔ سابقہ عہدہ دار ہی کام کرتے رہیں۔

جوڑہ کرنانہ

پریذیڈنٹ — مولوی محمد علی صاحب
سکرٹری تعلیم وتربیت — " "
" مال — مولوی عبد اللہ صاحب
" تبلیغ — حافظ محمد اکبر صاحب

لویریوالہ

پریذیڈنٹ — چوہدری عزیز اللہ صاحب وکیل
جنرل سکرٹری — میاں احمد یار صاحب
سکرٹری تبلیغ — چوہدری خان محمد صاحب
" تعلیم وتربیت — " اللہ داد صاحب
" مال — مولوی عنایت اللہ صاحب

مردان

جنرل سکرٹری — بابو محمد الطاف صاحب
سکرٹری مال — بابو محمد حسین صاحب
نائب " — مولوی معین الدین صاحب
سکرٹری تبلیغ — سید امان شاہ صاحب
" تعلیم وتربیت — ماسٹر نور الحق صاحب
" وصایا — بابو محمد الطاف صاحب
" ضیافت — مولوی معین الدین صاحب
" امور خارجہ — ڈاکٹر نواب علی صاحب
آڈیٹر — بابو عبد اللطیف صاحب
لائبریرین — میاں محمد احسن صاحب

امام الصلوٰۃ — مولوی معین الدین صاحب
محصلین — سید امان شاہ صاحب / مرزا صفدر جان صاحب / شیخ محمد نذیر صاحب

مونگ

پریذیڈنٹ — سید حیدر شاہ صاحب
سکرٹری تعلیم وتربیت — " " "
نائب " — " میاں احمد الدین صاحب
سکرٹری مال — سید امام شاہ صاحب
" تبلیغ — میاں امام علی صاحب
" امور عامہ — میاں امام الدین صاحب
" وصایا — میاں روشن الدین صاحب
امام الصلوٰۃ — سید حیدر شاہ صاحب
محصلین — میر حامد شاہ صاحب / مولوی غلام رسول صاحب

میانی (مشمولہ گھوگھیاٹ)

پریذیڈنٹ — ملک نادر خاں صاحب
سکرٹری امور عامہ — ملک نبی محمد صاحب
" تعلیم وتربیت — ملک غلام حسین صاحب
" تبلیغ — چوہدری نذیر احمد صاحب

ننکانہ صاحب

سکرٹری مال — ماسٹر محمد ابراہیم صاحب
" وصایا — " " " "
" تبلیغ — مولوی محمد شفیع صاحب
امام الصلوٰۃ — " " " "
خطیب — " " " "
سکرٹری تعلیم وتربیت — ماسٹر محمد اسمٰعیل "
سکرٹری عام تحریک جدید / " مال — ماسٹر محمد ابراہیم " " " "

حلقہ مسجد فضل قادیان

امین — مولوی محمد عبد اللہ صاحب فاضل

سڑوعہ ضلع ہوشیارپور

سکرٹری مال — منشی عبد العزیز خانصاحب
نائب " — چوہدری لال محمد خانصاحب
سکرٹری وصایا — منشی محمد علی خانصاحب
" تبلیغ — منشی علی محمد صاحب
نائب " " — چوہدری عدالت خانصاحب
سکرٹری تعلیم وتربیت — چوہدری ججو "

ننھوپورہ ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

پریذیڈنٹ — چوہدری غلام محمد صاحب ننھوپور
سکرٹری — بابو نور الٰہی صاحب ٹانڈہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۹ر جون موسم سرما اور موسم بہار میں فرانس۔ اٹلی اور جرمنی میں بارش نہ ہونے کے باعث فصلوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ ان ممالک میں پھل سبزیاں اور پنیر کی مقدار بھی بہت کم رہی ہے۔

لنڈن ۹ر جون چین اور سپانیہ میں غیر معافی آبادی پر اندھا دھند بمباری کے خلاف انگلستان اور فرانس میں غیظ و غضب کی لہر دوڑ رہی ہے۔ پیرس کا ایک اخبار لکھتا ہے۔ کہ چین میں یورپ کی قسمت کا فیصلہ ہو رہا ہے۔

پھگواڑہ۔ ۹ر جون پچھلے دنوں ریلوے لائن پر ایک بم پھٹا تھا۔ اس کی تفتیش کے دوران میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سی۔ آئی۔ ڈی نے ایک درجن کانگرسیوں اور غیر کانگرسیوں کو طلب کیا اور ایک مقامی گرنتھی کو گرفتار کر لیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نے بم پھٹنے کو واقعہ کو سیاسی اہمیت دی ہے۔

الٰہ آباد۔ ۹ر جون معلوم ہوا ہے بارہ مسلمانوں نے جو ایک مدت سے کانگرس میں شریک تھے۔ اور اس کے سرکردہ کارکنوں میں شمار کئے جاتے تھے کانگرس کمیٹی کو اپنے استعفے بھیج دیئے ہیں۔ ان مسلمانوں نے بیان کیا ہے۔ کہ کانگرسی حکومت بھی حکومت برطانیہ کی طرح پھوٹ ڈال کر حکومت کرنے کی پالیسی پر عمل کر رہی ہے۔

لائل پور۔ ۹ر جون ہیلتھ آفیسر کی اطلاع ہے۔ کہ کل گیارہ اشخاص ہیضہ میں مبتلا ہوئے جن میں سے پانچ جان بحق ہو گئے۔

سکھر ۹ر جون پبلک کمیٹی سکھر نے ریاست بھے پور کی پولیس کے لاٹھی چارج کے خلاف ہڑتال کر دی تھی۔ یہ ہڑتال اب ختم کر دی گئی ہے۔ مگر دربار بھے پور کے خلاف ایجی ٹیشن ختم نہیں ہوئی۔ بلکہ پہلے کی نسبت زیادہ زور سے جاری ہے۔

لنڈن۔ ۹ر جون ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت برطانیہ ایک بحری کانفرنس منعقد کر رہی ہے۔ تاکہ تجارتی جہازوں کی حفاظت کا بندوبست کیا جائے۔

کینٹن۔ ۹ر جون آج پھر کینٹن پر جاپانی جہاز اڑتے ہوئے پائے گئے۔ مگر انہوں نے بم نہیں برسائے

شملہ ۹ر جون حکومت پنجاب نے آمدنی کے جدید ذرائع معلوم کرنے اور سرکاری مصارف میں تخفیف کرنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کر رکھی ہے جو۔ ہومنی سے شہادتیں فراہم کرنے میں مصروف ہے۔ اس کمیٹی نے آمدنی کے جدید ذرائع معلوم کرنے کا کام ۴ر جون کو ختم کر لیا تھا اب مختلف محکموں پر نظر ڈال رہی ہے۔ تاکہ ان کے مصارف میں تخفیف کی گنجائش نکل سکے۔ اس وقت تک جنگلات اور آبپاشی کے محکموں کا کام ختم ہوا ہے۔ اس کمیٹی کا اجلاس ۱۸ر جون کو ملتوی ہوگا۔ اس کے بعد کمیٹی کا آئندہ اجلاس پنجاب اسمبلی کے اجلاس کے اختتام پر شروع ہوگا۔

پٹنہ۔ ۹ر جون حکومت نے اس وقت تک جیلوں کی صنعتوں کو بڑی ترقی دی ہے۔ قدیم صنعتوں کی توسیع کی گئی ہے۔ اور جدید صنعتوں کو جاری کیا گیا ہے گزشتہ سال وزیر اعظم کے احکام کے مطابق بافندگی قالین بافی۔ کاتنے اور بڑھئی وغیرہ کے کاموں کو بھاگلپور سنٹرل جیل میں شروع کیا گیا تھا۔

ہانگ کانگ ۹ر جون اخبار ریجائنا میل لکھتا ہے۔ کہ سنگاپور میں حکومت برطانیہ نے جہازوں کا جو بحری مستقر تیار کیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں جاپان "اموائے" میں اپنا بحری مستقر بنانے کی تجویز کر رہا ہے۔ زمانہ حال کی فوجی ضروریات کے مطابق یہاں پر دفاعی انتظامات کر دیئے جائیں گے۔ اور مستقل طور پر فوج رکھی جائے گی۔

لکھنؤ ۹ر جون حکومت یو پی صوبجاتی نمائندوں کی ایک کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز کر رہی ہے۔ تاکہ صوبجاتی آمدنی بڑھانے کے وسائل و ذرائع پر غور کیا جائے۔ اسی طرح حکومت بمبئی بھی مزدوروں اور جیل خانوں کی اصلاح سے متعلق مسائل پر غور کرنے کے لئے صوبجاتی نمائندوں کی ایک کانفرنس طلب کرنا چاہتی ہے۔

انگورہ۔ ۹ر جون ترکی کی وزارت حرب نے بحری اور فضائی فوج میں پندرہ ہزار سپاہیوں اور افسروں کا اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ علاوہ ازیں تین سو بمبار طیارے ترکی کے کارخانوں میں تیار کئے جائیں گے۔

لنڈن۔ ۹ر جون منگل کے دن کینٹن پر جو بمباری کی گئی تھی۔ اس سے ۷۲ اشخاص ہلاک اور ۲۲۰ مجروح ہوئے جہاں دو برطانوی جہازوں پر بمباری کر کے انہیں آگ لگا دی گئی تھی۔ وہاں ایک برطانوی جہاز پہنچا ہے۔ جو حالات کا مطالعہ کر رہا ہے۔ اور لاشوں کو باہر نکال رہا ہے۔

امرتسر ۹ر جون معلوم ہوا ہے مسٹر جے رام داس دولت رام ممبر کانگرس ورکنگ کمیٹی نے امرتسر میں ڈاکٹر کچلو سے ملاقات کی۔ ڈاکٹر کچلو نے اپنی شکست کے متعلق ایک طویل رپورٹ مرتب کر کے ان کے حوالے کی ہے۔

امرتسر۔ ۹ر جون مقامی احرار کارکنوں نے الیکشن سے پیدا شدہ حالات سے متاثر ہو کر کانگرس کے خلاف کھلم کھلا پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے۔

لنڈن۔ ۸ر جون کل کینٹن پر تین بار بمباری کی گئی۔ پہلے حملہ میں زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ دوسرے حملہ میں ذخیرہ آب اور بجلی گھر کو سخت نقصان پہنچا۔ تیسرے حملہ میں وانڈرکس ریلوے سٹیشن اور بجلی گھر پر بم برسائے گئے۔ دوسرے حملہ میں ذخیرہ آب کو جو نقصان پہنچا اس کا اندازہ کئی لاکھ چینی ڈالر ہے شنگھائی میں جاپان کے خاص بحری فوج کے افسر اعلیٰ نے کہا۔ کہ ہنکاؤ اور کینٹن پر اس سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ بمباری کی جائے گی۔ ان شہروں میں طیارہ شکن توپیں ہزاروں کی تعداد میں نصب کر دی گئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ نائب وزیر خارجہ جاپان سے سفیر فرانس نے اپنی حکومت کی طرف سے کہا۔ کہ کینٹن پر بمباری بند کر دی جائے۔ مگر نائب وزیر خارجہ جاپان نے اس کے جواب میں کہا کہ کینٹن اچھی طرح قلعہ بند ہے۔ اور بمباری بین الاقوامی قانون کے عین مطابق ہے۔

لائل پور۔ ۹ر جون آج نو بجے رات ڈوگلس پورہ بازار میں ایک بم پھٹا تین نوجوان اس راستے سے گزر رہے تھے ان میں سے دو سخت زخمی ہو گئے ایک کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے سپرنٹنڈنٹ اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس فوراً موقعہ پر پہنچ گئے۔ وہاں ایک اور کارآمد بم بھی پایا گیا۔

لاہور۔ ۹ر جون اخبار پرتاب لکھتا ہے پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کا آئندہ اجلاس ۲۰ر جون کو شملہ میں شروع ہوگا۔ اور ۲۸ر جولائی تک رہیگا۔ گورنر پنجاب ۲۰ر جون کو اسمبلی کے اجلاس میں تقریر کریں گے۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر ستیہ پال۔ سردار کشن سنگھ وغیرہ کانگرسی ممبروں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ کانگرسی ممبر گورنر کی تقریر کا بائیکاٹ کریں گے۔

میڈرڈ۔ ۹ر جون آج ایک برطانوی بحری جہاز پر ہوائی جہاز سے چار بم گرائے گئے اسکے بعد مشین گن سے گولیوں کی بارش کی گئی جس کے نتیجہ میں چھ آدمی مر گئے ولنشیا سے ایک فرانسیسی جہاز امداد کے لئے روانہ ہو گیا ہے۔

بمبئی۔ ۹ر جون جاپانی حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جاپان میں روئی کی درآمد پر جو پابندیاں عائد ہیں۔ انہیں یکم جولائی سے ہٹا دیا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہندوستان سے جاپان کو روئی کی زیادہ درآمد ہو سکے گی۔ جاپان میں روئی کا سٹاک تقریباً ختم ہو چکا ہے۔

نینی تال۔ ۹ر جون کانپور کے مزدوروں کے نمائندوں کے ایک وفد نے وزیر اعظم سے ملاقات کی اور انہیں کانپور کے مزدوروں کے جھگڑے کے متعلق قانون بنانے پر زور دیا۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی